اُکھڑ جاتا ہے جیسے اس کی کوئی جڑ ہی نہ ہو۔"

"جن لوگوں نے ناجائز ذرائع سے انتخابات جیت کر بظاہر جمہوری طریقے سے اقتدار پر قبضہ کیا ہے، اور درحقیقت غیر جمہوری طریقے سے اقتدار پر قبضہ کیا ہے، ان کی بھی کوئی جڑ نہیں ہے، ان میں سے کوئی دو آدمی ایسے نہیں ہیں جو ایک دوسرے کے مخلص ہوں۔ ان کو اغراض نے ایک دوسرے کے ساتھ جمع کیا ہے، اغراض ہی ان کو ایک دوسرے سے پھاڑتی ہیں۔ اغراض ہی نے ان کو ایک دوسرے سے جوڑ رکھا ہے۔ کوئی نظام بھی جس کے یہ قائل ہوں، نافذ نہیں کر سکتے۔ خواہ وہ یہ کہیں کہ اسلام ہمارا مذہب ہے، خواہ یہ کہیں کہ سوشلزم ہمارا نظام ہے، خواہ وہ یہ کہیں کہ سائنٹیفک سوشلزم ہمارا نظام ہے، خواہ وہ یہ کہیں کہ اسلامی سوشلزم ہمارا نظام ہے۔ ان میں سے کسی نظام کو بھی درحقیقت وہ نافذ کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ملک کی حالت روز بروز بگڑتی جا رہی ہے اور کوئی بات ان سے بن نہیں رہی ہے۔ انھوں نے ملک پر قبضہ تو کر لیا ہے لیکن قبضہ کو برقرار رکھنے کے لیے ذہن تو تیار نہیں کیا ہے۔ اس کے لیے انھوں نے لوگوں کے افکار، لوگوں کی عادات، لوگوں کے خصائل، لوگوں کی سیرت، لوگوں کے اخلاق اور ان کی اقدار کو تبدیل نہیں کیا ہے۔"

"جماعتِ اسلامی اس قسم کا تجربہ نہیں کرنا چاہتی۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ چاہے سو برس لگ جائیں لیکن قوم کے ذہن کو تبدیل کیا جائے، اس کی سیرت کو تبدیل کیا جائے، اس کے اخلاق کو تبدیل کیا جائے، اس کے سوچنے کے انداز کو تبدیل کیا جائے اور اس کو اس حد تک تیار کیا جائے کہ وہ اسلامی نظام کا بوجھ سہار سکے اور اسلامی نظام کو چلانے کے قابل ہو سکے۔"

"اب دوسرا کام جو آپ کے سامنے ہے اور بہت بڑا کام ہے، وہ یہ ہے کہ عام لوگوں کے خیالات کو تبدیل کیا جائے، عام لوگوں کے اندر اسلامی فکر اور اسلامی نظام کے بنیادی تصورات کو بٹھایا جائے اور لوگوں کے اندر اخلاقی انقلاب برپا کیا جائے۔" (۱۹۷۲ء کے اجتماع عام بمقام منصورہ میں مولانا مودودیؒ کی تقریر۔)

(ادارہ)